© rasailojaraid.com

سید کاشف گیلانی

ہم نے تو زیست اپنی بسر کی اَنا کے ساتھ

ظالم کرے جو ظلم کسی بے خطا کے ساتھ
دیتا نہیں میں اس کا کبھی مسکرا کے ساتھ

دیوانگانِ عشق کی ہمت تو دیکھئے
مقتل کو جا رہے ہیں مگر کس ادا کے ساتھ

گزرا ہوں بارہا میں عروج و زوال سے
کافر نہیں جو شکوہ کروں میں خدا کے ساتھ

بن جاتا ہے تماشا وہ دنیا کے سامنے
کرتا ہے دل کی بات جو ہر آشنا کے ساتھ

یہ زیست مجھے پوچھ کے بنتی جو ہم سفر
چلتا نہ دو قدم بھی میں اس بے وفا کے ساتھ

ہو جائے گی حضورِ خدا ہر دعا قبول
درکار ہے خلوص و محبت دعا کے ساتھ

میدانِ حشر میں بھی وہی کامیاب ہے
چلتا رہا حضورؐ کے جو نقشِ پا کے ساتھ

میں نے بلند کی جو صدا ظلم کے خلاف
اٹھی ہے ایک بھی نہ صدا اس صدا کے ساتھ

ہوتا ہے اپنے وقت پہ ہر زخم مندمل
کر لے مریض صبر ذرا سا دوا کے ساتھ

آخر گئے سکندر و دارا بھی خالی ہاتھ
لے جا سکا نہ کوئی بھی دولت کما کے ساتھ

ایسا لگا کہ جیسے کھلا ہو درِ بہشت
جسمِ نبیؐ کی آئی جو خوشبو صبا کے ساتھ

آواز یوں اٹھا کہ دہل جائیں عرش و فرش
رکھتا ہوں اختلاف دل بے نوا کے ساتھ

ڈرتا ہے کیوں سفر کی اذیت سے راہرو
تجھ کو تو ربطِ خاص ہے کرب و بلا کے ساتھ

ماں باپ جب گئے تو یہ احساس تب ہوا
سب کچھ گنوا چکا ہوں میں ان کا گنوا کے ساتھ

شاہوں کے آگے جھک گئے کاشفؔ وہ اور تھے
ہم نے تو زیست اپنی بسر کی انا کے ساتھ

© rasailojaraid.com